خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ
۵- نومبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۴۷ ہفتہ - ۱۴۱۵ھ' ۵- نبوت ۱۳۷۳ ھش' ۵- نومبر ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت دعائیں کرتے رہو تاکہ ان بلاؤں سے نجات ہو اور خاتمہ بالخیر ہو۔ عملی نمونہ کے سوا بیہودہ قیل قال فائدہ نہیں دیتی. اور جیسے یہ ضروری ہے کہ ڈر کے سامانوں سے پہلے ڈرنا چاہئے۔ یہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ ڈر کے سامان قریب ہوں تو ڈر جاؤ اور جب وہ دور چلے جاویں تو بیباک ہو جاؤ بلکہ تمہاری زندگی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھری ہوئی ہو خواہ مصیبت کے سامان ہوں یا نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ مقتدر ہے وہ جب چاہتا ہے مصیبت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور جب چاہتا ہے کشائش کرتا ہے جو بھی اس پر بھروسہ کرتا ہے وہ بچایا جاتا ہے۔ ڈرنے والا اور نہ ڈرنے والا کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں میں ایک فرق رکھ دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۷۳)

توبہ کے درخت بولو تا تم اس کے پھل کھاؤ

توبہ کے درخت بولو تا تم اس کے پھل کھاؤ توبہ کا درخت بھی بالکل ایک باغ کے درخت کی مانند ہے جو جو حفاظتیں اور خدمات اس باغ کے لئے جسمانی طور سے ہیں وہی اس توبہ کے درخت کے واسطے روحانی طور پر ہیں۔ پس اگر توبہ کے درخت کے پھل کھانا چاہو تو اس کے متعلق قوانین اور شرائط کو پورا کرو ورنہ بے فائدہ ہو گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آپس کے معاملات کو اتنا صیقل کریں کہ دنیا میں احمدیوں سے بڑھ کر نیک معاملہ کرنے والی کوئی قوم نہ ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

فرمایا۔ اپنے بھائی کا مال و متاع ضائع کرنے سے بچو اور اس کی غیر حاضری میں اس کے مال کی دیکھ بھال کرو۔ آج کی دنیا میں تعلقات خراب کرنے کی وجوہات میں اہم ترین وجہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے مال پر حرص کی نظر ہوتی ہے اور اگر ایک دوسرے کا مال بد دیانتی سے کھایا جا سکتا ہے تو لوگ کھاتے ہیں۔ بلکہ سکیم بنا کر بھی کھاتے ہیں اور اگر نہیں کھاتے تو اس لئے کہ کوئی سامنے ہے اور جہاں پیچھے ہٹا وہاں اس کی غیوبت میں اس کا مال کھانا شروع کر دیا۔ قرآن کریم اس کی مثال دیتا ہے کہتا ہے کہ دیکھو ہر قوم میں اچھے اور برے لوگ ہیں بعض یہود ایسے ہیں کہ ان کو ڈھیروں بھی تم دے دو تو وہ دیانتداری سے کام لیتے ہیں یعنی دیانتداری صرف کسی ایک قوم یا ایک مذہب کا خاصہ' حصہ نہیں۔ ہر خدا کے بندے میں بعض خوبیاں پائی جاتی ہیں اور بعض ایسے بد بخت ہیں کہ جب تک تم سامنے کھڑے رہو اس وقت تک تم سے دیانت کا سلوک کریں گے ذرا تم نے آنکھ جھپکی یا منہ موڑا اور وہ تمہارے لئے بد دیانت ہو گئے۔ تو آنحضرتؐ حاضر کی دیانت سکھانے کے لئے غائب کی دیانت پر زور دے رہے ہیں۔ جو شخص عدم موجودگی میں دیانتدار ہے اس سے بڑا دیانتدار کوئی نہیں ہو سکتا ورنہ حاضر میں تو بد دیانت بھی بعض دفعہ دیانت کر جاتے ہیں۔ پس یہ بات اپنی ذات میں پیدا کریں' اپنے ماحول میں پیدا کریں' اپنے بچوں کو سکھائیں کہ سامنے کی دیانتداری تو بد خلقوں کو بھی نصیب ہو جایا کرتی ہے کیونکہ سامنے ہونے کا ایک خوف ہے مگر پیچھے دیانتداری' یہ اصل خلق ہے۔ لیکن آنحضرتؐ نے تو اس خلق کو اور بھی زیادہ بڑھا کر پیش فرمایا ہے۔ فرمایا ہے صرف یہ نہیں کہ دیانتداری کرو بلکہ اس کے مال کی حفاظت کرو۔ اس کی آنکھیں بن جاؤ' اس کے کان بن جاؤ' اس کے ہاتھ بن جاؤ' جب تمہارا بھائی ایک چیز چھوڑ جاتا ہے تو اس سے قطع نظر کہ اس نے تمہیں حفاظت کے لئے کہا یا نہیں کہا' تمہیں فکر لاحق ہو جانی چاہئے کہ میرے بھائی کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ یہ

باقی صفحہ ۷ پر

تحریک جدید میں جماعت کے سو فیصد افراد شامل ہوں

○ "پس ہر احمدی مرد اور ہر احمدی بالغ عورت کا فرض ہے کہ اس تحریک میں شامل ہو بلکہ بچوں میں بھی تحریک کی جائے اور رسمی طور پر انہیں اپنے ساتھ شامل کیا جائے"۔

وکیل المال اول تحریک جدید

اسیران راہ مولا کے لئے درخواست دعا

○ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ جملہ اسیران راہ مولا جن میں میانوالی اور کوئٹہ کے اسیران خاص طور پر قابل ذکر ہیں کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ خاص فضل و کرم سے ان اسیران کو جلد رہائی عطا کرے۔ ان کو حوصلہ اور استقامت عطا کرے اور ان کا اور ان کے لواحقین کا خود حامی و ناصر ہو۔

درخواست دعا

○ محترم چوہدری عزیز احمد صاحب سابق نائب ناظر مال بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں ان کی جلد اور کامل صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ ریحانہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد اعظم صاحب انسپکٹر مال کے گلے کا اپریشن مورخہ ۹۴-۱۱-۵ کو فضل عمر ہسپتال میں ہو گا۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز صلاح الدین شہزاد ولد مکرم نعمت اللہ صاحب بدوملی ضلع نارووال عمر چار سال جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۵- نبوت- ۱۳۷۳ ہش ۵- نومبر ۱۹۹۴ء

پورے صدق سے خدا کے ہو جاؤ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"تم سچے دل اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو۔ تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔"

حضرت صاحب کا یہ ارشاد ویسے تو کئی امور کی طرف ہماری توجہ مبذول کرواتا ہے لیکن سب سے اہم اور کلیدی بات اس ارشاد میں یہ ہے کہ ہم سچے دل کے ساتھ خدا کے ہو جائیں۔ خدا کے دوست بن جائیں۔ خدا کے ہو جانے سے اور خدا کے دوست بن جانے سے انسان کے دل میں یہ زبردست خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہ صرف اور صرف اسی کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرے۔ پس جب یہ کہا جاتا ہے کہ تم خدا کے دوست بن جاؤ تو اس کا حقیقی مطلب یہی ہے کہ ہم اسی کی رضا کے طالب ہو جائیں اور جیسا کہ بارہا یہ بات کہی جا چکی ہے دوستی کے لفظ میں یہ راز بھی مضمر ہے کہ وہ ہماری مان لے تو ہم خوش ہوں وہ ہم سے اپنی منوالے تب بھی ہم خوش ہوں یہی دوستی کا تقاضا ہے۔ جب ہم خدا کے دوست بن جائیں اور اس کی رضا کو مقدم رکھیں تو یقیناً سب سے اہم بات جو ہمیں میسر آجائے گی وہ طمانیت ہے۔ خدا سے کچھ مانگا تو وہ مل گیا یہ ہماری خوشی کا باعث بنا۔ خدا سے کچھ مانگا اور وہ اسی طرح نہیں ملا تو یہ بھی ہماری خوشی اور طمانیت کا باعث بنا۔

حضرت صاحب اس سلسلے میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ اس کی اس صفت کو بھی اپنانا لازمی ہے۔ دوسروں پر رحم کرنا چاہئے اور دوسروں پر رحم کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے گا۔ جن پر رحم کیا جانا انتہائی ضروری ہے ان کا ذکر بھی حضرت صاحب نے فرمادیا ہے۔

فرماتے ہیں۔ اپنے ماتحتوں پر رحم کرو۔ ماتحت کا لفظ بہت وسیع ہے۔ دنیا میں ہر شخص کسی نہ کسی کا ماتحت ہے اور ہر شخص کسی نہ کسی کا افسر ہے۔ گویا کہ ہر شخص کے لئے یہ ہدایت کام آنے والی ہے کہ وہ اپنے ماتحت پر رحم کرے، زندگی کا کوئی شعبہ لے لیجئے اس میں سب کے سب کام کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے کوئی چھوٹے ہیں کوئی بڑے ہیں کوئی ماتحت ہیں کوئی افسر ہیں۔ لیکن چونکہ زندگی کے شعبے ایک دوسرے سے منسلک ہیں، اس لئے ایک شعبے میں اگر کوئی شخص ماتحت ہے تو وہی شخص کسی دوسرے شعبے میں افسر ہے اور اگر ایک شعبے میں کوئی افسر ہے تو وہ کسی دوسرے شعبے میں کسی اور کا ماتحت ہے۔ گویا کہ یہ ہدایت کہ ماتحتوں پر رحم کرو۔ اس سے کوئی شخص بھی مستثنیٰ نہیں ہے۔

پھر اس کے بعد حضرت صاحب نے بیویوں کا ذکر فرمایا ہے اگر انسانی تعلقات کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو جتنا ظلم عورت پر کیا گیا ہے۔ غالباً کسی اور مخلوق پر نہیں ہوا۔ اسے کہتر بھی سمجھا جاتا ہے اور کمتر بھی۔ اس پر ہاتھ بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ اس پر ظلم کیا جاتا ہے۔ اس کو انتہائی طور پر بے کس اور بے بس سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ مرد جیسی ہی مخلوق ہے اور ہو سکتا ہے کہ مرد سے بھی بسا اوقات زیادہ عقلمند اور سلیقہ شعار ہو۔ لیکن اس کے باوجود دنیا کے ہر خطہ میں عورت مظلوم رہی ہے۔ حضرت صاحب نے یہ فرما کر کہ بیویوں پر رحم کرو۔ دنیا میں ایک انقلاب کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اگر ہر انسان اپنی بیوی پر رحم کرے اسے اپنے ہی جیسا سمجھے تو یقیناً اس دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے۔

تیسرے جن لوگوں پر حضرت صاحب نے رحم کے لئے ہماری توجہ مبذول فرمائی ہے وہ غریب لوگ ہیں۔ غربت بھی ایک نسبتی چیز ہے ایک آدمی کسی دوسرے کے مقابلے میں غریب ہے تو وہ دوسرا کسی اور کے مقابلے میں غریب ہے۔ غربت کی حدیں بھی خاصی وسیع ہیں اور اگر صحیح طور پر سمجھا جائے تو ہر شخص اپنی ضروریات کے پیش نظر اپنے آپ کو غریب سمجھ سکتا ہے۔ یہاں غریب کے لئے بھائی کا لفظ استعمال کرکے اسے اور بھی اہمیت دے دی ہے۔ غریب ہمارے بھائی بھی ہیں اور مستحق بھی ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان پر رحم کریں ہم ان کی مدد کریں۔ ہم ان کی ضروریات پوری کریں۔ اور ان کو اپنے جیسا سمجھیں۔ اگر ایسا ہو سکے تو دنیا کی کایا پلٹ جائے۔

رواداری، تحمّل، بُردباری اپنا شیوہ ہے
کسی کا چین، اپنی بیقراری اپنا شیوہ ہے
سلوک اُن کا ہمارے ساتھ جیسا بھی ہے اچھا ہے
ہر اِک فردِ بشر کی پاسداری اپنا شیوہ ہے

ابو الاقبال

ہو ثمر اچھا تو سمجھو ہے شجر بھی اچھا

نہ خوشی اچھی ہے ہمدم نہ ملال اچھا ہے
رکھے جس حال میں مولیٰ وہی حال اچھا ہے

بات اچھی ہے کہ ہو جس سے سکوں دل کو نصیب
کام اچھا ہے وہی جس کا مآل اچھا ہے

وقت اچھا ہے جو تحدیث ہدایت میں کٹے
راہِ مولیٰ میں جو ہو خرچ وہ مال اچھا ہے

اشک اچھے ہیں جو احساس ندامت سے بہیں
داغ عصیاں دُھلے جس سے وہ زُلال اچھا ہے

عشق کرنا نہ کبھی حسن مجازی سے ندیم
نہ فراق اس کا ہے اچھا نہ وصال اچھا ہے

دل لگانا ہے تو محبوبِ حقیقی سے لگا
ابتدا گو ہے کٹھن اس کی، مآل اچھا ہے

ہو ثمر اچھا تو سمجھو ہے شجر بھی اچھا
جس سے رونق ہو چمن میں وہ نہال اچھا ہے

جینا اوروں کے سہارے نہیں اچھا اے دوست
اور نہ دَر دَر کی گدائی نہ سوال اچھا ہے

تہمتِ غیر کبھی ہوتی ہے عصمت کی دلیل
رُوئے روشن پہ اگر ہو کوئی خال اچھا ہے

جامِ جم جس میں بھرا رہتا ہو خونِ انساں
اس سے سو بار مرا جامِ سفال اچھا ہے

حُسنِ صورت بھلا کس کام کا سیرت کے بغیر
سیرت اچھی ہو تو پھر ہر خط و خال اچھا ہے

یوں تو مل جاتے ہیں جنگل میں ہزاروں آہو
نافۂ مشک ہو جس میں وہ غزال اچھا ہے

موجبِ غارتِ ایمان ہے ہر رزقِ حرام
زندہ رہنے کے لئے رزقِ حلال اچھا ہے

محمد صدیق امرتسری

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

۱۔ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہئیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی، دارالضیافت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

آبِ شور اندر کفت ہست اے عزیز
ناز ہا کم کن اگر داری تمیز

اے عزیز تیرے ہاتھ میں صرف کھاری پانی ہے۔ اگر تجھ میں تمیز ہے تو شیخیاں نہ مار

تو ہلاکی گر نجوئی آں خدا
آنکہ بنماید تُرا اَرضُ و سما

تو ہلاک ہو جائے گا اگر اس خدا کی تلاش نہ کرے گا جسے زمین و آسمان تجھے دکھا رہے ہیں

ہم بقرآں بیں جمالِ آں قدیر
قول و فعل حق زُلالِ یک غدیر

تو قرآن سے بھی اُس قادر خدا کا حسن دیکھ خدا کا قول اور خدا کا فعل ایک ہی تالاب کے مصفیٰ پانی ہیں

مُردم اندر حسرتِ ایں مُدّعا
چوں نمے خواہند خلق ایں چشمہ را

میں تو اس بات کے غم سے مر گیا کہ خلقت اس چشمہ کو کیوں طلب نہیں کرتی

ہست قرآں در رہِ دیں رہنما
در ہمہ حاجاتِ دیں حاجت روا

قرآن دین کے راستہ کا رہنما ہے اور مذہب کی سب ضروریات کو پورا کرنے والا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کو جاننے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان قرآن مجید کے ذریعے اس کی خوبصورتی کا مشاہدہ کرے۔ فرماتے ہیں کہ انسان کے ہاتھ میں کیا ہے۔ اگر اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق نہ ہو اور وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کو پہچانتا نہ ہو تو جو کچھ بھی اس کے پاس ہے وہ کھاری پانی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا وہ سمجھتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں بہت کچھ ہے لیکن اس کے ہاتھ میں صرف اور صرف کھاری پانی ہے۔ انسان بلاوجہ اپنے آپ پر ناز کرتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ وہ بہت کچھ ہے۔ اسے اپنی شان بہت بلند نظر آتی ہے لیکن اگر اسے یہ پتہ چل جائے کہ خدا اسے دوری میں تو انسان کے پاس جو چیز بھی ہو وہ حقیر ہو جاتی ہے اور اپنی اہمیت کھو بیٹھتی ہے تو وہ کبھی اپنے آپ پر فخر نہ کرے۔ فرماتے ہیں کہ جس خدا نے انسان کو زمین اور آسمان دکھائے ہیں اسی کی طرف توجہ پھیرنی چاہئے حقیقت یہ ہے کہ انسان کی اپنی ہستی اتنی چھوٹی اور کم مایہ ہے کہ اگر وہ زمین اور آسمان کی بڑائی کی طرف نظر کرے تو اپنے آپ کو ایک ذرہ حقیر بھی نہ سمجھے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خدا کو تلاش کیا جائے اور یہ بات ذہن میں رکھ کر تلاش کیا جائے کہ ہم اس خدا کو ڈھونڈ رہے ہیں جس نے زمین و آسمان پیدا کئے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کا حسن دیکھنا ہو تو زمین و آسمان کا ذکر تو پہلے کیا ہی جا چکا ہے۔ دوسری بات جو ذہن میں رکھنے والی ہے وہ اس کا کلام ہے۔ خدا تعالیٰ کا کلام اور اس کا کام دونوں ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔ کسی صورت میں بھی ان میں تضاد اور تصادم نہیں ہے۔

اپنی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ مجھے تو یہ بات بڑی عجیب لگتی ہے بلکہ اس غم سے میری جان نکل جاتی ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کے اس چشمے کی طرف کیوں نہیں دوڑتے۔ انہیں چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام سے رہنمائی حاصل کریں اور اسی کے ذریعے اپنی تمام ضروریات اللہ تعالیٰ سے پوری کریں۔

سچ تو یہ ہے کہ حقیقی ترقی صرف خدا تعالیٰ کے کلام کی پیروی میں ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے کلام کو پڑھیں۔ اس پر غور کریں اس کے نکات کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی اس کے مطابق ڈھالیں اور اس طرح اس دنیا میں بھی کامیابیاں حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کے حصول کی وجہ سے دوسری دنیا بھی ہمارے لئے کامیابیوں کی آماجگاہ بن جائے۔ اے خدا تو ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا کر۔

حضرت مہر آپا صاحبہ

حضرت اُمِّ طاہر صاحبہ

جن حالات میں پھوپھی جان (حضرت اُمّ طاہر صاحبہ) نے لجنہ کا کام سنبھالا وہ اس وقت کئی لحاظ سے سازگار نہ تھے۔ تو اس کام میں اس وقت سہولتیں تھیں۔ نہ مالی سہولتیں۔ نہ ہی اس قدر کام کرنے والے کارکن ہی تھے۔ خود ان کی اپنی صحت بھی نہ تھی۔ اور نہ ہی کوئی باقاعدہ سکول کی تعلیم بھی تھی۔ اور نہ ہی کوئی باقاعدہ طور پر آپ نے کوئی دینیات کلاسز ہی پاس کی تھیں۔ ہاں ان کا اپنا شوق ہی تھا جس سے انہیں دینی علم پر خاص عبور تھا۔

آپ نے ان حالات میں لجنہ کا کام سنبھالا۔ جس میں بعض اوقات صدر کے فرائض جنرل سیکرٹری کے فرائض۔ ایک کلرک بلکہ ایک ادنیٰ سے کارکن کے فرائض بھی تنہا بیک وقت ادا کرتیں آپ اس میں نہ صرف تحریر و تقریر سے کام لیتیں بلکہ آپ عملی طور پر نمایاں حصہ لیتیں۔ اس زمانہ میں تنہا آپ صرف آپ کی وجہ سے تمام کام پھیلا اور تمام جگہ کام چلتا رہا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے منہ سے کوئی کلمہ نکلتا ہی تھا کہ اپ اسے پورا کرنے والی ہوتیں۔ ہر قسم کی تحریک میں حصہ لیا۔ اب تو ایسی سہولتیں خدا کے فضل سے مہیا ہو گئی ہیں اور آمدنی ہو گئی ہے کہ ہر کام سہولت سے ہو رہا ہے۔ اس وقت پھوپھی جان کو بنفس نفیس عملاً خود کام کرتے ہوئے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ سارا سارا دن مشین پر خود بیٹھی ہوئی ہوتیں۔ دوسری مستورات کو لگایا ہوتا اور غرباء کے لئے لحاف کپڑے بن رہے ہوتے چرخے رکھے ہوتے۔ ان پر سوت کاتا جاتا۔ اور پھوپھی جان کو میں نے خود اپنے ہاتھ سے سوت کاتتے ہوئے دیکھا جو آپ نے حضرت صاحب کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے انہی دنوں میں سیکھا اور پھر پورے طور پر دوسری خواتین کے ساتھ مل کر یہ کام کیا۔ اسّی اسّی نوّے نوّے مشینیں رکھے آپ کام کروا رہی ہوتیں۔ اور خود بھی کر رہی ہوتیں۔ اور یہ تمام کام دوسری ایسی خواتین سے کرواتیں جو شوق سے محض خدمت خلق اور سلسلہ کی خدمت کے جذبہ کے تحت کام کرتیں۔ ورنہ فی زمانہ لوگ اجرت بھی دیتے ہیں۔ مگر بصد مشکل ہی کوئی آگے بڑھتا ہے۔ مگر وہ کام جس ذوق و شوق سے ہوا کرتا تھا اور جو اس میں فدائیت تھی وہ اپنی شان میں بالکل الگ چیز تھی وہ حضرت پھوپھی جان کے حسنِ اخلاق کی ایک شاندار دلیل ہے۔

ایک دفعہ غرباء کے لحاف بننے میں دیر ہو گئی تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس قدر لحاف تین دن میں تیار ہو جائیں۔ میں برداشت نہیں کر سکتا کہ مزید لحافوں کی تیاری میں تاخیر ہو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو سردی کی تکلیف سے دوچار ہونا پڑے اور یہ کام اب آپ کے (یعنی پھوپھی جان) سپرد کرتا ہوں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ رات رات بھر جاگ کر اور سارا سارا دن لگ کر جس میں کھانے پینے اور آرام کا خیال بھی نہ رکھا گیا۔ آپ نے ختم کیا اور ٹھیک تیسرے دن ڈھیروں لحاف تیار کر کے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ اور خود اپنا حال یہ تھا کہ شدید بیمار ہو گئیں۔ کیونکہ عملی طور پر آپ نے اس کام میں زیادہ حصہ لیا۔ اور یہ احساس آپ کو تڑپا گیا کہ اب تک غرباء کے لئے سردی سے بچاؤ کا انتظام نہیں ہو سکا۔ عام طور پر انسانی فطرت تو کرتی ہے۔ کہ خود عملاً کچھ نہیں کرتی۔ کہہ کر کام تو ہر کوئی کروا لیتا ہے۔ پھر اس کام کا سہرا صرف اپنے اوپر چسپاں کر کے اس کا وہ پراپیگنڈہ کروانا چاہتی ہے کہ الامان والحفیظ مگر پھوپھی جان اس قدر کام کرنے کے اور اس قدر جانی مالی اور نفس کشی کرنے کے بعد بھی کیا مجال کہ ان کے کسی عمل سے اشارۃً کنایۃً یہ ظاہر ہوتا تھا کہ انہوں نے کچھ کیا طبیعت میں ذرہ بھر نمائش اور نمود کا نام نہ تھا۔ وہ سب کچھ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتیں اور پورے سکوت، پوری خاموشی کے ساتھ کرتیں۔ سلسلہ کی خاطر وہ ادنیٰ سے ادنیٰ کام کو اپنے ہاتھ سے کرنے کے لئے ہرگز حجاب محسوس نہ کرتیں۔ چندہ جمع کرنے کے لئے میں نے اپنی آنکھوں سے کئی دفعہ دیکھا کہ جلسہ میں یا اسی طرح کوئی ہنگامی فنکشن ہوتا تو آپ تھیلیاں اٹھا کر خود مستورات سے چندہ اکٹھا کرتیں۔ ہم لوگ کئی دفعہ یہ کہہ اٹھتے ہیں کہ اور کام سب کریں گے۔ لیکن چندہ کسی سے خود نہیں مانگتے۔ شرم آتی ہے۔ اور اکثر ہم اس طرح کرتے ہیں۔ لیکن وہ اس قسم کی خدمت میں حجاب کے کوئی معنی نہیں سمجھتی تھیں نتیجہ یہ ہوتا کہ لوگ دلی خوشی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر چندے دیتے اور سب کچھ دے کر بھی اس زمانہ میں ہم نے کبھی کسی سے مثال کے طور پر یہ لفظ کبھی نہیں سنے تھے کہ ہر وقت چندوں کا مطالبہ ہوتا ہے یا ہم ہر وقت اس اس قدر رقم دیتے ہیں۔ ان کے حسن اخلاق کا ہی کرشمہ تھا کہ لوگ ان کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو اس قدر اہمیت دیتے کہ ادھر آپ کوئی مطالبہ کرتیں اور ادھر لوگ پورا کرنے میں اپنی سعادت سمجھتے۔ لجنہ کے کام کے سانچے ڈھانچے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ رحمت اللہ شاکر

راست گفتاری اور صاف گوئی

صحابہ کرامؓ راستی اور صدق بیانی کے پیکر اور سچائی اور راستبازی کی جیتی جاگی تصویریں تھیں۔ عام حالات و واقعات میں ان کی راست بیانی کا تذکرہ گویا ان کے مقام صدق کی توہین ہے۔ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا نقصان اور خوفناک سزا کا خوف بھی ان کو جادۂ صداقت سے منحرف نہ کر سکتا تھا۔ وہ اپنی جان پر کھیل جاتے۔ لیکن کیا مجال کہ کوئی خلاف واقعہ حرف زبان پر لائیں۔ اور روحانی لحاظ سے کوئی نمایاں مقام رکھنے والے تو درکنار ان کے کمزور بھی غلط بیانی کی جرات نہ کر سکتے تھے۔ حتیٰ کہ اگر کسی سے بتقاضائے بشریت کوئی غلطی بھی سرزد ہو جاتی۔ تو وہ سزا کے خوف یا عقوبت کے خیال سے اسے چھپانے کا وہم بھی دل میں نہ لا سکتے تھے۔ چند ایمان پرور اور روح افزا واقعات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ فتح مکہ کے بعد جب آنحضرت ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا۔ تو مصلحت و منشائے الٰہی کے ماتحت اس میں قریش کے ساتھ ترجیحی سلوک روا رکھا۔ ہر شخص کی نظر معاملات کی تمام باریکیوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ اور ہر شخص معرفت کے اس مقام پر پہنچا ہوا نہیں ہوتا کہ اس کی آنکھ مخفی در مخفی اور باریک در باریک حکمتوں کو دیکھنے کی اہلیت رکھتی ہو رسول ﷺ کے حقیقی مقام کی معرفت رکھنے والے اس ترجیح پر معترض ہونا تو درکنار اگر حضورؐ سب کچھ بھی کسی خاص گروہ کے سپرد کر دیتے تو انہیں کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ لیکن ایک حقیقت ناشناس اور کم فہم انصاری نے اس پر معترضانہ رنگ میں نکتہ چینی کی آنحضرت ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ کو تکلیف ہوئی آپ نے انصار کو طلب فرمایا۔ اور اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ انصار نے اپنے آدمی کی اس نادانی پر کوئی پردہ ڈالنے اور تاویلات سے کام لے کر اس کے جرم کو چھپانے کی قطعاً کوئی کوشش نہیں کی۔ بلکہ من و عن صحیح صحیح بات بیان کر دی۔ اور اس پر کوئی پردہ نہیں ڈالا۔ پھر اس کے ساتھ اپنی پوزیشن کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ واضح کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک نادان کی نادانی اور کم فہمی ہے ورنہ ہمارے دلوں میں ایسا کوئی خیال قطعاً نہیں۔

۲۔ غزوہ تبوک میں حضرت کعبؓ بن مالک شریک نہ ہوئے تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے پاس اپنی اس غفلت کے لئے کوئی صحیح عذر بھی نہ تھا۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ ان سے سراسر کوتاہی ہوئی۔ واپسی پر آنحضرت ﷺ نے اس کا سبب دریافت فرمایا۔ انہیں اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ اس غفلت کی سزا انہیں ضرور مل کر رہے گی لیکن سزا کے خوف سے انہوں نے ادھر ادھر کی باتوں سے اپنی غفلت پر پردہ ڈالنے کی قطعاً کوشش نہیں کی۔ اور کسی بہانہ سازی سے کام لینے کا خیال تک نہ کیا۔ بلکہ صاف الفاظ میں اپنی غلطی کا اقرار کر لیا۔

۳۔ مزیع کے مقام پر عبد اللہ بن ابی نے آنحضرت ﷺ کی شان میں جو ناپاک الفاظ استعمال کئے۔ ان کا ذکر اور اس سلسلہ میں خود اس کے لڑکے کی غیرت ایمانی کا ذکر شرح و بسط کے ساتھ پہلے گزر چکا ہے۔ اس کے یہ ناپاک الفاظ ایک بچہ زید بن ارقم نے سننے تو بے تاب ہو گیا۔ اور فوراً اپنے چچا کی وساطت سے آنحضرت ﷺ کو خبر کی۔ آپؐ نے عبد اللہ بن ابی سے پوچھا۔ لیکن وہ چونکہ مرض نفاق میں مبتلا اور حقیقی ایمان سے محروم تھا۔ اس نے انکار کر دیا۔ اور اس کے ساتھیوں نے بھی جو اس کی طرح مرض نفاق کے مریض تھے قسمیں کھا کھا کر اس کی تصدیق کی۔ آنحضرت ﷺ نے حکم خداوندی کے مطابق حسن ظنی سے کام لیا۔ اور ان کے بیانات کو صحیح سمجھ کر حضرت زید کی بات کو رد کر دیا لیکن بعد میں وحی الٰہی نے زید کی بات کی تصدیق کر دی۔ اور اس طرح اس مومن بچہ کے دامن کو اس غلط بیانی کی آلائش سے پاک کرنے کے لئے اپنے رسول کو براہ راست اس کی سچائی کی اطلاع دی۔

عہدیداران کیلئے نصائح

(از لیکچر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ ۹۱-۸-۳۱)

"تربیت کے لئے دل کی نرمی بھی اس طرح کی ہونی چاہئے کہ نظم وضبط کے ساتھ مل جل کر اس میں رس پیدا کر دے اور نظام جماعت کو جب ایک انسان نافذ کرے تو جن لوگوں پر وہ نظام نافذ ہوتا ہے۔ ان کو یہ احساس نہ ہو کہ یہ ایک خشک قسم کا نظام ہے۔ جو ٹھونسا جا رہا ہے۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی تلخی سے تنقید کی جاتی ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا جو کمزور ہے وہ گھٹیا ہے بے حقیقت ہے تھوڑی غلطی بھی سرزد ہو گئی ہو یا بے احتیاطی ہو گئی ہو۔ تو اس کو نظر سے گرا دیا جائے۔ یہ طریق تربیت کا طریق نہیں ہے"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

March, 1, 1954

For BOOKS ON ISLAM VISIT OUR BOOKSHOP AT 45, IDUMAGBO AVENUE, LAGOS.

P.O.Box 418 Cables Ahmadiyya

the TRUTH

MUSLIM NEWSPAPER (WEEKLY) IN NIGERIA

Islamic Calendar 1373 A. H., 1954 A. D.
- ISLAMIC DATES
- ENGLISH DATES
- PHASES OF THE MOON
- MUSLIM FESTIVALS

PRINTED IN THREE COLOURS AND ON ART PAPER

MANAGER, 45, IDUMAGBO AVENUE, LAGOS.

Vol.III No. 15 LAGOS, March 1, 1954. Price ONE PENNY.

This week in Nigeria

The Budget Session of the Central House which opened on Saturday, the 6th of March continued its historic sittings throughout this week. Among the new entrants to the House is Dr. the Hon. Nnamdi Azikiwe, who is now the leader of the Government in the Eastern Region.

Hon. Awolowo, the leader of the Action Group which is the Government party in the Western Region has not attended any sitting of the House so far (10. 3. 54.)

The results of the Cambridge School certificate Examination held last December which were released this week show that 256 candidates passed in Lagos. Although the number of the successful Muslim candidates is very small, it is encouraging to note that it is much larger than the last year. I congratulate all the successful candidates and wish them the best of luck.

The Governor in his speech from the Throne in the House of Representatives hoped that one day the Queen would visit Nigeria. Mr. Ugwu suggested that an appropriate time would be in 1956 when Nigeria would have achieved self-government. I personally think that the Queen has an important part to play in the changes of her Dependencies. If she comes to Nigeria before 1956, who knows, the self-Government might be granted even before the expiry of the time limit fixed by our politicians.

Kings and Queens on such tours are more kind and gracious

Continued on page 4

President UNCL Proposes Mr. Saifi For Nobel Peace Prize

Closer Understanding And Cooperation Between Spiritual Forces Of Mankind Of Great Importance

Dr. S. Raymond Dunn, President of the United Nations Citizenship League has sent the following letter to the "Library of Nobel Peace Institute, Drammansveien, 19, Oslo, Norway".

Gentlemen? It is a pleasure, an honour and a privilege to send you enclosed herewith, a copy of the November 27, 1953, issue of THE TRUTH, a Muslim newspaper published in Lagos, Nigeria. Please note, beginning on page 2 and continued on page 4, the article for children and young people, "Do Not Hide Your Light behind a Bushel" which is part of the series "The Prince of Peace, the United Nations and You."

In these days when closer understanding and cooperation between the spiritual forces of mankind are of such great world-wide importance, the publication of this article by this newspaper is indeed an outstanding and historic contribution to goodwill, brotherhood, friendship and a clearer recognition throughout the world of the spiritual values which all faiths cherish in common.

It is respectfully urged that the Library of Nobel Peace Institute will do everything possible to make this article available to the peoples of the world, with data concerning this noteworthy contribution. Such a demonstration of generosity, broadmindedness, hospitality and friendship has, in our opinion, unlimited possibilities for human betterment and for the widening of mankind's horizons.

It is also hoped that the name of N. M. Naseem Saifi, Editor of THE TRUTH, may be considered for the Nobel Peace Prize. This would serve to call his inspiring development to the attention of all the peoples

MR NASEEM SAIFI

Dr. Raymond Dunn, President of the United Nations Citizenship League hopes that his name will be considered for the Nobel Peace Prize.

of the world and would help to start a new era in friendly relations between peoples, based upon a more spiritual understanding.

Sincerely yours,
S. Raymond Dunn
President, U N. C. L.
United Nations Citizenship League has a nine point programme to promote United Nations loyalty. The unofficial pledge to the United Nations Flag which the League offers runs as follows: "I pledge allegiance to the flag of the United Nations and to the principles of world justice and peace for which it stands; one Brotherhood for all peoples of the Earth."

Mr. Naseem Saifi has recently received invitations from various parts of the world, France and Japan included, to attend World Religions Conferences which are convened to promote unity among various religions.

U.A.C. elects new Chairman

LONDON, TUESDAY:- The Board of the United Africa Company Limited today elected Sir Geoffrey Heyworth as their Chairman to succeed the late Mr. Frank Samuel.

Sir Geoffrey Heyworth, who has been a member of the Board of the United Africa Company Limited for many years, is also Chairman, Unilever Limited.

Comments
(BY ABUL-IQBAL)

Not in the least.

I can never think of going to witness the execution of the eleven persons sentenced to death for the murder of Alfa Bisiriyu Apalara. After all why should I go? Whenever the executions are carried out in the open they are meant to be deterrents of crimes, they are meant to be a lesson for the onlookers. Do I need such a lesson? certainly I do not. Nor does any other respectable Muslim. And if that is the case I wonder why a petition has been sent to the Chief Secretary to the Government of Nigeria and to the Director of Prisons?

Ofcourse, there may be some other reason behind it. Is it that the Muslims actually want to satisfy themselves that all the eleven are really executed and none of them is let off? If the demand is based on this reason, I am afraid it is the most uncensored demand that could be made on behalf of the Muslims. It is suspecting the Government officials, for which there is no cause whatsoever.

I do not want to witness the execution of these eleven persons, nor does any other respectable Muslim.

Disregard of the sanctity of other religions has many a time led the people to bitter strife and those who set the ball rolling for this game have never deserved laurels from any sensible persons.

Mr Laotan's reference to the holy ground of the Muslims (Daily Times, March 6) has not pleased me in the least, nor, I am sure, it has pleased any other Muslim. Why should be put the word holy in quotation marks. I do agree that the ground to

Continued on page 4

نسیم سیفی

ایک یادداشت

ایک دفعہ حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے احمدی شعراء کو ایک مصرعہ دیا کہ اس پر نظمیں کہی جائیں۔ وہ مصرع تھا ۔

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

نظم تو اس پر میں نے بھی کہی لیکن میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ یہ مصرع حضرت صاحب کا اپنا تھا یا کسی اور کا۔ لیکن ایک اور مصرعہ جو میں نے حضرت صاحب سے سنا اس کے متعلق میں حتمی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ وہ آپ ہی کا تھا۔ میری بیٹی نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ایک کیک تیار کیا جو میری اہلیہ خود لے کر حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور آپ نے نہایت شفقت کے ساتھ وہ کیک وصول کیا اور میری بیٹی کا اور ہم سب کا شکریہ ادا کیا دو تین روز کے بعد ایک تقریب میں حضرت صاحب میرے پاس تشریف لائے اور میرے کان کے قریب ہو کر آہستہ سے فرمانے لگے ۔

کس سیف سے ہم کاٹیں اس کیک کے تحفے کو

جیسے کہتے ہیں "کلام الامام امام الکلام۔" میں جتنا بھی اس مصرعے پر غور کرتا ہوں مجھے اس کی خوبیاں زیادہ کھل کر دکھائی دینے لگتی ہیں۔ یہ مصرع آپ نے اس کیک سے متعلق کہا تھا جو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ یہ آپ کی نوازش تھی کہ آپ نے نہ صرف یہ حقیر تحفہ قبول کیا بلکہ اس پر ایک مصرع کہہ کر اس کیک کو ہماری یادوں میں لازوال بنا دیا' اور اپنی شفقت کا تحفہ اس مصرعے کی شکل میں عطا فرمایا۔

اگرچہ مجھے عام طور پر شعر یاد نہیں رہتے بلکہ جیسا کہ شائد پہلے بھی میں نے کہا ہے اپنی نظم کہنے کے چند منٹ بعد میں یہ بھول جاتا ہوں کہ کس زمین میں کہی گئی ہے اس کا مجھے ایک بھی مصرع یاد نہیں رہتا۔ اور نظم کہتے ہوئے کئی دفعہ یوں بھی ہوا ہے کہ دوسرا مصرعہ پہلے کہہ لیا پھر پہلا مصرعہ کہنے لگا تو دوسرا مصرعہ یکسر بھول گیا۔ یہ میری یادداشت کی کمی کا نتیجہ ہے۔ لیکن حضرت صاحب کا یہ مصرعہ

کس سیف سے ہم کاٹیں اس کیک کے تحفے کو

نہ کبھی مجھے بھولا ہے اور نہ کبھی آئندہ بھولے گا۔ میں اگر کوئی ایک مصرع آج تک باقاعدہ تسلسل کے ساتھ یاد رکھ سکا ہوں تو وہ یہی

باقی صفحہ ۷ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

حضرت امام جماعت الاول نے فرمایا تھا کہ آپ چھوٹے چھوٹے پمفلٹ کی اشاعت کو اس لئے زیادہ پسند کرتے ہیں کہ وہ ایک ہی نشست میں پڑھے جاسکتے ہیں اور موضوع سمجھا جاسکتا ہے۔ اسی خواہش کے پیش نظر جماعت نے ہمیشہ چھوٹے چھوٹے پمفلٹ دو ورقہ یا چار ورقہ شائع کرکے خاصے وسیع حلقے تک پہنچائے ہیں لیکن حضرت امام جماعت الثالث نے اس کام کو ایک نئی جہت عطا کردی۔ آپ نے دنیا کی متعدد زبانوں میں فولڈر چھپوانے کا پروگرام بنایا اور فرمایا کہ ہر مشن کے پاس مختلف زبانوں میں یہ فولڈر ہونے چاہئیں۔ درسی کتب کے سائز سے کسی قدر لمبا اور چوڑائی میں اس سے تقریباً نصف' تین چار صفحوں والے یہ فولڈر پہلے کسی ایک زبان میں لکھے جاتے تھے۔ اور پھر انہیں کئی دیگر زبانوں میں ترجمہ کرکے جماعتوں کو مہیا کیا جاتا تھا۔ غرض حضرت صاحب کی یہ تھی کہ اگر کوئی سیاح مشن ہاؤس میں آئے اور وہ اپنی زبان میں وہاں ایک فولڈر دیکھے تو اس کی مسرت کو مہمیز لگ جائے۔ اور وہ اس فولڈر کو نہ صرف پڑھنے کا خواہش مند ہو بلکہ وہ اسے اپنے ساتھ بھی لے جائے کہ اپنے ہم وطنوں کو دکھائے گا۔

یہ ایک نئی جہت تھی جو حضرت صاحب نے چھوٹے چھوٹے پمفلٹس کو عطا کی جہاں تک عام چھوٹے پمفلٹوں کا تعلق ہے دو ورقے یا چار ورقے اکثر جماعتوں نے از خود چھپوا کر بھی تقسیم کئے۔ میں جب نائیجیریا گیا اور مشن کا چارج سنبھالا تو میں نے دو دو ورقے۔ اے پلین ٹروتھ (A plain truth) نمبر ایک اور نمبر دو کے نام سے شائع کئے اور اس کے بعد ایک دو ورقہ یو اینڈ یوئر بائبل (You and your Bible) کے نام سے شائع کیا۔ اس دو ورقے میں عوام الناس نے خاصی دلچسپی لی اور اسے وسیع حلقے تک پہنچایا گیا۔ میری تحریر ہمیشہ ملائمت کی حامل رہی ہے اور میرے مد نظر یہ بات رہتی ہے کہ اگر کسی کو اپنا ہم خیال بنانا ہے تو اسے آفنڈ (Offend) نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے اس طرح بات کی جائے کہ وہ آپ کے قریب آئے۔ اب میں یہاں ایک انگریزی اخبار پڑھ رہا تھا تو اس میں بچوں کی دیکھ بھال کے متعلق ایک مضمون کا عنوان You and your Child دیکھا۔ یہ عنوان دیکھتے ہی وہ اپنا پمفلٹ (You and your Bible) یاد آگیا۔ دونوں ناموں میں کتنی موافقت ہے۔ شائد اسی کو توارد بھی کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح گذشتہ دنوں ایک معروف شاعر نے اعلان کیا کہ ان کی اگلی کتاب زاد سفر ہوگی۔ زاد سفر میرا بھی ایک مجموعہ کلام ہے۔ جو ۱۹۷۶ء میں چھپا تھا۔ جب ان کا اعلان میری نظر سے گذرا تو میں نے اپنی کتاب زاد سفر کا ایک نسخہ انہیں بھیج دیا۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے انہوں نے اپنی کتاب کا نام بدل لیا۔

اسی طرح جب میں نے کاغذی ہے پیرہن لکھنا شروع کیا تو کئی تصاویر کی سرگزشت لکھ چکنے کے بعد بمبئی سے اطلاع ملی کہ برصغیر کی مشہور و معروف افسانہ نگار عصمت چغتائی نے اپنی سوانح حیات لکھنی شروع کی ہے اور اس کا نام کاغذی ہے پیرہن رکھا ہے' اگر میں ان سے خط و کتابت کر سکتا تو انہیں بتاتا کہ کاغذی ہے پیرہن میرے بعض مضامین کا عنوان ہے اور خیال یہ ہے کہ ان مضامین کو ایک کتابی صورت میں شائع کیا جائے گا ہو سکتا ہے کہ وہ میری اس خط و کتابت سے اپنی کتاب کا نام بدل دیتیں۔ اور اگر یہی نام بھی رکھتیں تو اس میں کیا حرج تھا۔ بہر حال ایسے توارادت ادبی دنیا میں ہوتے رہتے ہیں لیکن بعض اوقات توارد کا علم ہو جانے سے دوسرا مصنف اپنی تصنیف کا نام بدل دیتا ہے۔ اگرچہ بعض مصنف ایسے بھی ہیں جو اس میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے کہ ایک ہی نام کی دو کتابیں ہوں۔ خاص طور پر اگر دونوں کا موضوع مختلف ہو۔

بہر حال یہ توارادت ہوتے ہی رہتے ہیں۔ مجھے یہ کالم لکھنے کا خیال اس لئے پیدا ہوا کہ You and your Child کا عنوان پڑھ کر مجھے اپنا آج سے تقریباً ۲۵ سال پہلے کا ایک پمفلٹ You and your Bible یاد آگیا۔ یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ دو ورقہ پمفلٹ یا فولڈر جو نام بھی آپ چاہیں رکھ لیں بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ میں نے جس پمفلٹ کا ابھی ذکر کیا ہے اس کے بعد بھی اسی طرح کئی دو ورقہ لکھے

The man we follow
Bible leads to him
Miracles of Jesus Christ
Mutual co-operation
Was he a prophet

یہ سب پمفلٹس نائیجیریا میں لکھے گئے تھے۔ سیرالیون میں قیام کے دوران میں نے اسی طرح کے چالیس کے قریب پمفلٹ لکھے لیکن یہ سب کے سب سائیکلوسٹائل کئے جاتے تھے اور جب بھی میں فری ٹاؤن کے دورے پر جاتا تھا تو ایک نیا پمفلٹ سائیکلوسٹائل کرکے ساتھ لے جاتا جسے راستے میں بھی تقسیم کرنے کا موقعہ ملتا اور منزل مقصود پر جاکر بھی احباب کی خدمت میں اسے پیش کیا جاتا۔ بہر حال جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے دو ورقہ پمفلٹ بہت آسان بھی رہتے ہیں اور مفید بھی۔

بقیہ صفحہ ۳

اس خوبصورتی سے وہ چھوڑ گئیں کہ آج بھی انہیں پر کام ہو رہا ہے۔

آپ کہیں بھی جاتیں۔ کوئی کام کیوں نہ کرتیں' آپ دعوت الی اللہ کے پہلو کو ہر وقت مد نظر رکھتیں۔ کسی نہ کسی رنگ میں آپ دعوت الی اللہ ضرور کرتیں۔ سفر میں' سیر کے وقت گاؤں میں جب کبھی جانے کا موقع ملتا' وہاں دعوت الی اللہ کرتیں ان کی دعوت الی اللہ کا تعلق زیادہ تر عملی نمونہ سے ہوتا۔ جس سے لوگ زیادہ متاثر ہوتے۔

آپ بڑی عبادت گزار تھیں۔ نوافل۔ تہجد تلاوت سے خاص شغف رکھتی تھیں۔ نماز بڑے اہتمام سے ادا کرتیں۔ میں نے بارہا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے آپ کی تلاوت کی تعریف بہت عمدہ پیرایہ میں سنی۔ آپ اکثر کہا کرتے ہیں کہ اُمِ طاہر قرآن کریم کی تلاوت بہت خوبصورتی سے کیا کرتی تھیں۔ اور تلفظ بالکل ایسا ہوتا تھا جیسے کہ اہلِ زبان کا۔

آپ نہایت صاف گو شخصیت تھیں۔ صاف بات کہنے میں انہیں کبھی عار نہ ہوتی خواہ ان کے سامنے کتنی بڑی شخصیت کیوں نہ ہوتی۔ وہ صاف بات کرنے سے کبھی نہیں رکا کرتی تھیں۔ جو کہنا ہوتا صفائی سے اس کے سامنے منہ پر کہہ دیتیں۔ اس صورت میں اگر بحث ہو جاتی تو آپ کو اس کی مطلق پرواہ نہ ہوتی۔ لیکن جونہی وقتی بات ختم ہوئی آپ کا دل بالکل آئینہ کی طرح صاف شفاف ہوتا۔ کیا مجال کہ پھر ہم لوگوں کی طرح دل میں کوئی کینہ رہ جاتا۔

آپ جس مجلس میں بیٹھتیں وہ مجلس زعفران زار ہو جاتی۔ اس قدر رونق اور قہقہوں کا شور ہوتا کہ لطف آجاتا۔ کتنا ہی کوئی پریشان اور دکھیا کیوں نہ ہوتا ان کی حاضری میں پہنچ کر سارے غم بھول جاتا۔ وہ ہنس ہنس کر دکھیا کے غم اور دکھ درد کو اس طرح ختم کر دیتیں کہ یوں لگتا کہ کبھی غم اسے ہوا ہی نہ تھا۔ پھر احادیث اور قرآن کریم کے حوالوں سے مایوس انسان کی اس طرح ڈھارس بندھاتیں کہ وہ مطمئن ہو کر اور تازہ ایمان لے کر اٹھتا۔

آپ کی وفات کو کس قدر لمبا عرصہ گزر چکا ہے مگر آج تک میرے کان مسلسل اپنوں سے بیگانوں سے دوستوں اور عزیزوں سے برابر یہ سن رہے ہیں کہ جب سے "مریم" فوت ہوئیں۔ ہماری مجلسیں وہ مجلسیں نہ رہیں وہ نقرئی قہقہے ایسے ختم ہوئے کہ دل دکھتا ہے۔ گھر کی رونق حضرت صاحب کی اس بیوی سے تھی۔ ان کے ساتھ ہی یہ رونق ختم ہو گئی۔ وہ ایک بہار تھیں جو دوبارہ لوٹ کر نہ آسکیں۔

پھوپھی جان کی نرینہ اولاد صرف عزیز طاہر سلمہ ہی ہیں۔ آپ ہر وقت تڑپ کر خود دعا کرتیں اور پھر دوسروں سے یہ دعا کرواتیں کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے۔ خدا کرے کہ یہ خادم دین ہو۔ میں نے اسے خدا کے راستہ میں وقف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے حقیقی معنوں میں واقف بنائے اور پھر آنسوؤں کے ساتھ یہ جملے بار بار دہراتیں۔

"خدایا میرا طاہری تیرا پرستار ہو۔ یہ عابد و زاہد ہو۔ اسے خادم دین بنائیو۔ اسے اپنے عشق میں سرشار کیجیئو۔"

اور میں اکثر سوچتی ہوں کہ عزیز طاہر حقیقی معنوں میں پھوپھی جان کی دعاؤں کا بہترین ثمر ہیں۔ بہت چھوٹی عمر سے ہی یہ نہایت سلیم الطبع' دین کی خدمت کرنے والے اور خدمت خلق کا خاص جذبہ رکھنے والے ہیں۔ اس حد تک کہ رات کو بھی آرام نہیں ملتا۔ بلا امتیاز غریب و امیر سب کے ساتھ عزیز موصوف انتہائی محبت و خلوص سے پیش آتے ہیں بلکہ غریب مخلوق سے زیادہ پیار۔ زیادہ ہمدردی اور دلی خلوص سے پیش آتے ہیں اور پھر اپنی محدود جیب سے اللہ تعالیٰ کی اس مخلوق کا جو زیادہ سے زیادہ حقدار ہے۔ خاص خیال رکھتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے کئی مرتبہ بڑی رقت سے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ

"میرا طاہری مریم کی دلی آرزوؤں کا بہترین ثمر ہے۔ ان کو اس بات کی تڑپ تھی کہ ان کا یہ اکلوتا بیٹا صحیح معنوں میں دین کا خادم ہو"

اب دیکھنے اور غور کرنے کا مقام ہے کہ کوئی ماں جس کا صرف اور صرف ایک ہی بیٹا ہو وہ اس قسم کی دعائیں اور آرزوئیں کم ہی کیا کرتی ہیں۔ وہ اس کے لئے بس مادی دنیا کے سامان اور جاہ و حشم ہی مانگتی ہے۔ مگر پھوپھی جان نے طاہری کے لئے جو مانگا وہ ان کی معصوم فطرت پر نہایت شاندار دلیل ہے۔

حاشا میں جو کچھ لکھ رہی ہوں۔ اس عزیز داری سے بالکل ہٹ کر لکھ رہی ہوں اس میں ذرہ بھر کسی مبالغہ کو دخل نہیں۔

طاہر جو کچھ دین کی خدمت اور مخلوق خدا کی خدمت دن رات کر رہے ہیں۔ اس قدر بے لوث ہے کہ کیا مجال ذرا بھی اس میں "شو" کا عنصر ہو۔ بالکل خاموش۔ چپ چاپ اپنی راہ پر جا رہے ہیں۔ کبھی کسی قسم کا اظہار ہم نے نہیں سنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بوسنیا کیلئے امریکہ کی حمایت کا اعلان

ظلم وستم کے طویل قریباً تین سال گزارنے کے بعد بوسنیا کے مسلمانوں نے اپنا جوابی حملہ کر کے سربوں سے اپنا جو علاقہ چھینا ہے اور اس کے بعد جو مزید حملے ان کے جاری ہیں جس میں ان کو مزید کامیابیاں بھی حاصل ہو رہی ہیں اس پر اقوام متحدہ نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ کاغذی طور پر بوسنیا میں دونوں فریقوں نے جنگ بندی کی ہوئی ہے۔ یہ جنگ بندی اس علاقے میں امن کا معاہدہ کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ لیکن پانچ مغربی ملکوں امریکہ روس برطانیہ فرانس اور جرمنی کے رابطہ گروپ نے جو امن معاہدہ طے کیا تھا اس کو سربوں نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ بندی کا احترام باقی نہ رہا۔

اب مسلمانوں نے خاصی دیر کے بعد جوابی حملہ کیا ہے اور پہلے روز کی خبروں کے مطابق ۱۵۰ مربع کلومیٹر علاقہ اور دوسرے روز کی خبروں کے مطابق مزید ۳۰ مربع کلومیٹر علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے اور اب بوسنین افواج ایک اور اہم قصبے کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

امریکہ نے بوسنیا کے ان حملوں کی حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ بڑی دیر سے ظلم اور جارحیت کا نشانہ بننے کے بعد اب بوسنین مسلمانوں نے جو جوابی حملہ کیا ہے اس میں وہ حق پر ہیں نیٹو نے چند روز قبل اقوام متحدہ کی وساطت سے ان حملوں کے آغاز پر مسلمانوں پر فضائی حملوں کی دھمکی دی تھی۔ اس سے قبل سربوں کو ایسی دھمکی دی جاتی تھی اور دو تین بار علامتی طور پر معمولی سے فضائی حملے کئے بھی گئے تھے یہ پہلی بار ہے کہ نیٹو اور اقوام متحدہ نے مسلمانوں کو فضائی حملوں کی دھمکی دی ہے۔

اس صورت حال میں امریکہ کی بوسنیا کے لئے حمایت سے بوسنیا کو فائدہ ہوا ہے اور اس سے نیٹو اور اقوام متحدہ کے فضائی حملوں کی دھمکی بھی عملاً غیر موثر ہو گئی ہو گی۔

حیرت ہے کہ مظلوم اگر اپنا بدلہ لینے کے قابل ہو ہی گیا ہے تو اس کا ہاتھ روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جب سرب نہتے مسلمانوں پر ظلم وستم کا بازار گرم کر رہے تھے اس وقت کسی نے ان کو کوئی دھمکی نہ دی تھی۔ جب بوسنین مسلمان قتل ہو رہے تھے۔ لاکھوں لوگ مہاجر بن کر جا رہے تھے اور مردوں عورتوں بچوں کا قتل جاری تھا تو اس وقت ان کے خلاف کون سی اقوام متحدہ نے اور کس نیٹو نے دھمکیاں دی تھیں۔ اس وقت تو یوروپ کو یقین تھا کہ سربوں کے حملوں کے مقابلہ پر مسلمانوں کی قوت اتنی معمولی سی ہے کہ چند ہفتوں کی بات ہے اور بوسنین سرب مسلمانوں کی قوم قصہ ماضی ہو کر رہ جائے گی۔ اس لئے تاریخ عالم کے شدید ترین مظالم کے باوجود کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ جو مہاجر بوسنیا سے گئے ان کو یوروپ کے اکثر ملکوں نے پناہ دینے سے بھی انکار کر دیا۔ جرمنی کے قوانین ایسے تھے کہ جہاں ان کو پناہ مل گئی۔ اس کے علاوہ بہت معمولی تعداد میں بوسنین مسلمان جو حالانکہ خود یوروپی تھے' ان کو یورپی ممالک میں سر چھپانے کا آسرا ملا۔

بوسنین مسلمانوں کی طرف سے چند ماہ قبل یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ اب ان کی کمزوری کا دور گزر گیا ہے اور اب وہ سربوں سے اپنا حساب چکانے کے منتظر ہیں۔ اس وقت تک ان کے دعووں پر شکوک کا اظہار کیا جاتا تھا۔ لیکن اب بوسنیا کی افواج نے کامیابیاں حاصل کر کے ثابت کر دیا ہے کہ ان کا یہ دعویٰ غلط نہیں تھا۔

☆○☆

چینی وزیر اعظم کا جنوبی کوریا کا دورہ

یوروپ اور مغرب میں کیمونزم کے خاتمے کے بعد جو مختلف مراحل طے ہوئے وہ اب اپنی جگہ پر مستحکم ہو چکے ہیں۔ اور اب یوں محسوس ہوتا ہے کہ امریکہ کی توجہ مشرق بعید کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔ اس علاقے میں حالات جو کروٹ لے رہے ہیں اس کے نتیجے میں یہاں بھی کیمونزم کا خاتمہ یا عملاً خاتمہ جلد متوقع ہے اور صورت حال ایسی ہو جائے گی جس سے امریکہ کو دنیا کے اس خطے میں بھی کوئی مسئلہ باقی نہ رہے۔

مشرق بعید میں حالات کی تبدیلی کے مراحل میں تازہ واقعہ چین کے وزیر اعظم مسٹر لی فنگ کا جنوبی کوریا کا دورہ ہے۔ چین کے کسی بھی سربراہ مملکت کا جنوبی کوریا کا یہ پہلا دورہ ہے۔ چین اس سے پہلے شمالی کوریا کا حلیف تصور ہوتا تھا اور جس طرح اب تک شمالی کوریا اور جنوبی کوریا میں شدید محاذ آرائی جاری ہے اور کسی ایک حصے کے سربراہ نے دوسرے حصے کا دورہ نہیں کیا اسی طرح چین کے کسی سربراہ نے بھی جنوبی کوریا کا دورہ نہیں کیا تھا۔ جنوبی کوریا جو اس وقت خصوصاً مشرق بعید میں ایک اہم اقتصادی قوت بن چکا ہے۔ یہ سیاسی طور پر امریکہ کا دست نگر اور حلیف ہے۔ مشرق بعید میں جاپان اور جنوبی کوریا امریکہ کے سب سے بڑے حلیف شمار ہوتے ہیں۔

جنوبی کوریا میں چینی وزیر اعظم کا دورہ علاقے میں محاذ آرائی میں کمی کی نشاندہی کرتا ہے۔

شمالی کوریا کا امریکہ کے ساتھ ایٹمی معاہدہ یہ بتا رہا ہے کہ ایک دن شمالی کوریا کا سربراہ بھی جنوبی کوریا پہنچ جائے گا اور ان دونوں حصوں میں عرصہ قریباً پچاس سال سے جاری محاذ آرائی ختم ہو جائے گی۔

شمالی کوریا کے آنجہانی سربراہ جو کیمونزم کی آخری علامت متصور ہوتے تھے یعنی کم ال سنگ ان کی وفات کے بعد اب شاید شمالی کوریا بھی کیمونزم سے دور ہٹنے کی تیاری شروع کر دے۔ اس امر کے اشارے امریکہ اور شمالی کوریا کے درمیان ایٹمی طاقت کو منجمد کرنے کے معاہدے سے ملے ہیں۔ شمالی کوریا نے امریکہ کے ساتھ تعلقات میں اضافہ کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

☆OOO☆

یاد رفتگان ° ° ° ° ° ° ° آفتاب احمد ایم ایس سی

مکرم مظفر احمد صاحب ظفری

مکرم مظفر احمد صاحب ظفری ساکن سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی مورخہ ۱۳ اکتوبر بروز جمعرات بعارضہ یرقان ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ساٹھ سال تھی۔ آپ حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ کے بیٹے اور مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر کے چھوٹے بھائی تھے۔

ہمارے چچایوں تو بے شمار خوبیوں کے مالک اور بلند اخلاق کے حامل تھے مگر ان سب خوبیوں سے سوا ظفری چچا میں بڑی خوبی قادیان اور ربوہ سے بے پناہ محبت تھی۔ ربوہ میں منعقد ہونے والی بعض چھوٹی چھوٹی تقریبات کو بھی جواز بنا کر دفتر سے رخصت لیتے اور ربوہ سے "ملاقات" کو چلے آتے۔ اپنے عزیز و اقارب دوست احباب سے ملاقات کرتے اور بہت خوش ہوتے۔ حلقہ احباب میں شامل ہر فرد سے اس کے ذوق کے مطابق گفتگو کرتے۔ قادیان سے آنے والے احباب سے خصوصی نشست رکھتے اور گھنٹوں ان سے قادیان کی گلیوں اور محلوں کی باتیں کرتے۔ اس طرح جب ربوہ تشریف لاتے تو اس شہر کی گلیوں اور بازاروں میں گھوم پھر کر بہت خوشی محسوس کرتے۔ چھوٹے بچوں کو پہلے خوب چھیڑتے پھر بہت محبت سے انہیں مناتے ان کے ناز اٹھاتے انہیں اپنی پوتی زارا کی باتیں سناتے اور بہت خوش ہوتے۔ بچے بھی اپنے سارے کھیل بھول کر ان کی صحبت کا خوب لطف اٹھاتے اور ان کے جانے کے بعد ان کو بہت یاد کرتے۔ یہ بھی ان کی محبت کا ایک اپنا انداز تھا۔ صاحب ثروت تھے اور خدا نے ان تمام آسائشوں سے نوازا ہوا تھا جن کی انسان تمنا کر سکتا ہے۔ لیکن ربوہ کے اوائل ایام میں اپنی بے سروسامانی کی داستان بڑی محبت اور عقیدت سے سنایا کرتے تھے اور ایسے وقت میں ان کے چہرے پر ایک خاص رونق ہوتی تھی۔ سائیکل پر شدید گرمی کے دنوں میں ربوہ سے چنیوٹ تعلیم حاصل کرنے جانا بڑی محنت اور جانفشانی کا کام تھا۔ لیکن اوائل عمری کی وہ مشقت ان کے لئے سرمایہ حیات تھی۔ اکثر کہا کرتے کہ میری کامیاب عملی زندگی کا راز دیانتداری اور اپنے پروفیشن سے محبت ہے۔ ان کے والد محترم حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی رفیق بانی سلسلہ جماعت کے ایک نامور بزرگ تھے۔ بہت سے اہل دانش احباب اپنے اس محترم استاد کی شاگردی پر فخر کرتے ہیں۔ اس پہلو سے بی ٹی فیملی احباب جماعت میں ایک خاص عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اپنی اس نہایت اعلیٰ نسبت پر ظفری چچا کو بے حد فخر تھا۔ چنانچہ بزرگان سلسلہ سے حضرت اباجی کی باتیں نہایت عقیدت و احترام سے سنتے اور پھر ہمیں سناتے۔

آج وہ مہربان ہستی بے انتہا پیار کرنے والے ظفری چچا ہم میں موجود نہیں لیکن ہم دل کی گہرائیوں سے اپنے اس محسن اور مشفق چچا کے لئے دعا گو ہیں۔ کہ وہ پاک پروردگار انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے۔

یہ عجیب حسن اتفاق ہے کہ ۱۴۔ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک جب ظفری چچا کی تدفین قبرستان نمبر ۱ کے قطعہ خاص میں عمل میں لائی گئی تو سب گھر والے بالعموم اور ان کے بچے بالخصوص بہت آزردہ تھے۔ اسی روز شام کو ایم ٹی اے سے حضرت صاحب کا جو خطبہ نشر کیا گیا اس میں حضرت صاحب نے خاص ایسے مواقع کے لئے احباب جماعت کو صبر اور برداشت کا نمونہ دکھلانے کی تلقین کی۔ آپ نے فرمایا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات پر جس صبر اور قوت برداشت کا

باقی صفحہ ۷ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۴

مصرع ہے یا اس کے علاوہ وہ مصرع جو حضرت صاحب نے نظم کہنے کے لئے عطا فرمایا تھا

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

میں نے یہ سوچ کر کہ جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں اس کا ذکر تو ہمارے لٹریچر میں آچکا ہے اور نظم کہنے والے شعراء نے اس بات کا ذکر بھی کیا ہے کہ یہ مصرع حضرت صاحب نے عطا فرمایا تھا۔ یہ دوسرا مصرعہ بھی میں نے چاہا کہ حضرت صاحب کی ایک حسین اور شفیق یاد کے طور پر ہمارے لٹریچر میں قائم رہے۔

کس سیف سے ہم کاٹیں اس کیک کے تحفے کو

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) دہلی تشریف لے گئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب وہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک پیش خبری کے مطابق ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ اس جلسے کے انعقاد سے ایک دو روز پہلے جہاں آپ کا قیام تھا اس میں احباب سے ملاقات کے لئے سائبان لگائے گئے تھے۔ ایک روز حضرت صاحب نے اسی جگہ پر ظہر کی نماز پڑھی۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک شخص نے آپ کو پنکھا کرنا شروع کر دیا۔ جب آپ نے نماز ختم کی تو ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ یہاں کوئی بھٹی تو نہیں ہے جس میں آگ جل رہی ہو کہ اس طرح مجھے پنکھا کیا جانے لگا۔ نماز پڑھتے وقت اگر کوئی شخص ایسی حرکت کرے تو بہت برا لگتا ہے۔

اسی طرح حضرت صاحب انگلستان تشریف لے گئے۔ جب عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا جانا مقصود تھا۔ یہ ۱۹۵۵ء کی بات ہے حضرت صاحب نماز پڑھا رہے تھے۔ ایک دفعہ سجدہ سے اٹھے تو اللہ اکبر کہنا بھول گئے۔ چنانچہ کسی نے دیکھ کر کہ حضرت صاحب سجدے سے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اللہ اکبر کہہ دیا تاکہ دوستوں کو پتہ چل جائے۔ کہ حضرت صاحب اب سجدہ میں نہیں ہیں۔ نماز ختم ہوئی تو حضرت صاحب نے پوچھا کہ ایسا کس نے کیا تھا۔ جب بتایا گیا کہ فلاں شخص نے ایسا کیا تھا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ انہیں کس نے حق دیا تھا کہ وہ ایسا کرتے۔ انہیں سبحان اللہ کہنے کا تو حق تھا لیکن یہ کہ جو کچھ میں نے کہنا تھا وہ کہنے کا انہیں کس نے حق دیا۔ گویا کہ اس سے بھی ایک مسئلہ حل ہو گیا۔

ربوہ میں جن دنوں حضرت امام جماعت الثالث بیمار تھے اس مسئلہ پر غور کرنے کی ضرورت پیش آئی کہ کیا یہ ممکن ہے کہ امام بیٹھ کر نماز پڑھے اور مقتدی کھڑے ہو کر۔ چنانچہ اس کے متعلق مختلف دوستوں سے پوچھا گیا۔ خاص طور پر اس سلسلے میں حضرت امام جماعت الثانی کے متعلق پوچھا گیا کہ جب آپ انگلستان میں بیمار تھے تو آپ کا طریق کیا تھا۔ چنانچہ انگلستان میں آپ کو دیکھنے والے اس وقت یہاں صرف دو چار افراد موجود تھے جن میں سے ایک میں بھی تھا۔ میں نے اس بات کی تصدیق کی کہ امام جماعت بیٹھ کر نماز پڑھے تو پھر بھی مقتدیوں کو کھڑے ہو کر ہی نماز پڑھنا ہوتی ہے۔

بقیہ صفحہ ۶

مظاہرہ کیا وہ ہم سب کے لئے ایک قابل تقلید مثال ہے۔ خدا کی طرف لوٹ کر جانے والے ایسے ہی پیاروں کے لئے حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

بقیہ صفحہ ۱

بہت ہی اعلیٰ درجے کے اخلاق ہیں جو حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ نے ہمیں سکھلائے ہیں اور جن کے نتیجے میں تمام مالی بد معاملگیاں سب ختم ہو سکتی ہیں کوئی بھی ان میں باقی نہیں رہ سکتی۔ جس شخص کی روح یہ ہو کہ اپنے بھائی کی یعنی ہر دوسرے کی چیز کی اس کی عدم موجودگی میں حفاظت کر رہا ہو۔ اس کے لئے ممکن کسی طرح ہے کہ وہ ہر وقت دماغ لڑائے کہ کس طرح میں شراکت کی ترکیب کروں، کس طرح ہم ایک دوسرے سے مل کر کچھ سودے کریں، جب منافع ہوں تو میں کوشش کروں کہ زیادہ منافع ملے۔ میرے ہاتھ آ جائے۔ نقصان ہوں تو کوشش ہو کہ بڑا نقصان اس کے پلے پڑ جائے۔ یہ باتیں سوچنے والے کبھی غیب میں کسی کے مال کی حفاظت کر سکتے ہیں!؟ اس لئے بہت ضرورت ہے کہ ہمارے جو معاملات ہیں ان کو اتنا صیقل کریں۔ اتنا مانجھیں، اتنا صاف کریں کہ دنیا میں احمدیوں سے بڑھ کر نیک معاملہ کرنے والی کوئی قوم نہ ہو آپ کے تعلقات اب دنیا میں پھیل رہے ہیں، بہت وسعت اختیار کر رہے ہیں، ہر قسم کی قومیں آ رہی ہیں۔ ان میں سے کچھ مالدار بھی ہوں گے جو آئیں گے، کچھ ضرورت مند بھی ہوں گے جو آپ کے ساتھ تجارتی معاملات بھی کریں گے اور آپ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے وہاں یہ خلق ہے جو امت واحدہ بنانے میں بہت عظیم کردار ادا کرے گا اور اگر یہ خلق آپ کو نہ نصیب ہوا تو بنے ہوؤں کو توڑنے اور بکھیرنے میں سب سے بڑا گناہ آپ کو ہو گا۔

(از خطبہ ۳ جون ۱۹۹۴ء)

قطعات کی بہار
قیمت دس روپے

احمدی خواتین اور وقف عارضی

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جبکہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جا سکیں۔ ورنہ ان سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں۔ تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲۔ فروری ۱۹۷۷ء)

وقف عارضی کا سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ تمام عہدیداران اور مربیان کرام سے گذارش ہے کہ اس طرف خصوصی توجہ دے کر اپنے ٹارگٹ کو پورا کریں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم بشیر احمد صاحب چوہدری بابت ترکہ مکرمہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ)

مکرم بشیر احمد صاحب چوہدری وغیرہ ولد سراج دین صاحب ساکن مکان نمبر ۲ گلی نمبر ۳۶ کینال پارک۔ گلبرک لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کا قطعہ نمبر ۲۰ پلاٹ نمبر ۲۵ جو محلہ دار العلوم شرقی ربوہ (برقبہ ۱۱ مرلے ۲۲۲ م ف) میں واقع ہے درخواست دہندہ کے نام منتقل کیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم بشیر احمد صاحب چوہدری (بیٹا)
۲۔ مکرم رشید احمد صاحب چوہدری (بیٹا)
۳۔ محترمہ سلامت بی بی صاحبہ (بیٹی)
۴۔ محترمہ بشریٰ بی بی صاحبہ (بیٹی)
۵۔ محترمہ شمیم اختر صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ امانت بی بی صاحبہ (بیٹی)
۷۔ محترمہ حمیدہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہے تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

جن بہنوں اور بھائیوں کے کامیاب اپریشن ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

(ادارہ)

دل کی امراض
درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج
ہارٹ کیوریٹو سمیل
HEART CURATIVE SMELL
کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ
HEART CURATIVE SMELL
سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔
میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔
قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر $ 5 مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔
موجد، ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیکش، کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون ایکسچینج 211283، آفس 771، کلینک 695

خوشخبری
قند شفاء جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر
اب منی پیک میں قیمت ۲/ روپے
• ربوہ کے قریباً ہر دکاندار سے طلب کریں
اکسیر معدہ
ہاضمے کا بہترین چورن
اب منی پیک میں قیمت ۱/
• بیرون جات کے طبی سٹاکسٹ توجہ فرماویں۔
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3 نومبر-1994ء

موسم ابر آلود ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی نے قومی اسمبلی کے چھ ارکان کو ایوان میں لانے کے بارے میں اپنے احکامات پر عمل در آمد نہ ہونے کا معاملہ اسمبلی کی استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔

○ اسیر اراکین اسمبلی کی رہائی کے مسئلہ پر جمیعت علماء اسلام فضل الرحمان گروپ اور پختون خواہ ملی پارٹی نے بھی حزب اختلاف کی حمایت کر دی ہے۔

○ قومی اسمبلی میں زبردست جوڑ توڑ' رابطے' نواز شریف کا سرگرمیوں سے وزیر پریشان ہو گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بینظیر کا اعتبار نہیں کسی بھی وقت کوئی بھی وار کر سکتی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین اور بھارتی فوج میں جھڑپوں کے نتیجہ میں ۱۲۔ فوجی ہلاک اور ۲ مجاہدین شہید ہو گئے ہیں۔

○ محترمہ بینظیر بھٹو فرانس کے ۳ روزہ دوسرے پر پیرس پہنچیں تو فرانسیسی حکام نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ وزیر اعظم پاکستان فرانس کے صدر متراں سے مذاکرت کریں گی۔ فرانس پاکستان میں چار ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا۔ دونوں میں تعاون بڑھانے پر بھی بات چیت ہو گی۔

○ حکومت پنجاب نے پرائمری تعلیم عام کرنے کے لئے چار ارب روپے کی لاگت سے تعلیمی پروگرام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبہ کے مختلف حصوں میں ۵۰۰۰ نئے پرائمری سکول کھولے جائیں گے۔

○ سپاہ صحابہ نے پنجاب کی مخلوط حکومت سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔

○ بھٹہ مالکان نے ٹیکسوں کے خلاف ہڑتال اور اسلام آباد تک مارچ کا اعلان کیا ہے۔

○ وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور اقبال حیدر نے کہا ہے کہ حکومت اور سپیکر کے درمیان کوئی چپقلش نہیں ہے۔

○ واپڈا کے ۱۴۔ ملین روپے کے واجبات سرکاری محکموں اور بلدیاتی اداروں اور صارفین کے ذمے واجب الادا ہیں۔ پنجاب میں فی کس ۹۰۰ روپے' سرحد میں ۳۰۰۰ روپے' بلوچستان میں ۱۱۰۰۰ روپے اور سندھ میں ۶۰۰۰ بقایا ہیں۔

○ پاکستان نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ کشمیر کی سنگین صورت حال پر بے حسی کا مظاہرہ نہ کرے۔

○ فیصل آباد میں ۱۰۔ دکانیں لوٹ لی گئیں۔ ایک گاہک ڈاکوؤں سے مزاحمت کرتے ہوئے ہلاک ہو گیا۔ شہریوں نے دو ڈاکو اڑا دیئے۔

○ امریکی اور اتحادی ممالک کے ایک سو سے زائد جنگی جہازوں اور بمبار طیاروں نے کویت اور جنوبی عراق کے اوپر پرواز کی اور طاقت کا مظاہرہ کیا۔

○ آٹھ ہزار فلسطینیوں کو اسرائیل جانے سے روک دیا گیا ہے۔

○ انگولا میں امن سمجھوتے کے باوجود لڑائی کی شدت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○ کینیڈا آئندہ سال دو لاکھ غیر ملکیوں کو بسائے گا۔

○ امریکہ ایٹمی ہتھیاروں پر کنٹرول کے لئے بھارت سے بات چیت کرے گا۔

○ برطانیہ آبادی کی فلاح و بہبود کے لئے پاکستان کو ۴۵ کروڑ بیس لاکھ روپے امداد دے گا۔

○ غیر ملکی کمپنیوں نے اپنی ادویات کی قیمتوں میں ساڑے سات فیصد اضافہ کر دیا ہے۔

○ امریکہ کینیڈا اور آسٹریلیا کے درمیان چلنے والی پروازوں میں سگریٹ نوشی پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

○ پاکستان کے ایک تجارتی قافلے کو افغانستان میں لوٹ لیا گیا ہے۔

○ پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر بدھ کے روز مسلم لیگی خواتین نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے اسیر ارکان اسمبلی کی رہائی کے مطالبات والے پوسٹر اٹھا رکھے تھے۔

○ قومی اسمبلی کا اجلاس اتوار تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے رکن پنجاب اسمبلی انعام اللہ نیازی کی درخواست ضمانت مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام شہری برابر ہیں۔ کسی کو عہدہ کی وجہ سے ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

○ پنجاب حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ سرکاری شعبہ کی دو شوگر ملیں آج سے کرشنگ شروع کر دیں گی یاد رہے کہ نجی شعبہ میں شوگر ملوں نے چینی کی بر آمد کی اجازت نہ دینے کے خلاف پورے ملک کی شوگر ملیں بند کر رکھی ہیں۔ شوگر ملز ایسوسی ایشن کے ترجمان نے کہا ہے کہ نجی شعبہ میں ملیں پنجاب بھر میں دسمبر کے آغاز میں جبکہ سندھ میں دسمبر کے وسط میں کرشنگ شروع کر دیں گی۔

○ ریٹائر افراد کی پنشن میں حکومت نے اضافہ کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

○ کھاد کی بوری میں ۱۰ روپے اضافہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح ۳۸۰ روپے والی بوری ۳۹۰ روپے میں ملے گی۔

○ جعلی ویزے تیار کرنے والے گروہ کے ایک سرغنہ طاہر چوہدری اور ظفر علی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ گروہ سعودی عرب اور مشرق وسطیٰ کے جعلی ویزے لگا کر ۵۰ ہزار سے لیکر ایک لاکھ روپے فی کس وصول کر تا رہا ہے۔

○ مراکش میں ہونے والی اقتصادی سربراہی کانفرنس نے کشمیر کا مسئلہ اٹھانے سے پاکستان کو روکنے کی بھارتی تجویز مسترد کر دی ہے۔

○ کرکٹ کے قومی حلقوں میں یہ خبر گردش کر رہی ہے کہ آصف زرداری کو پاک بھارت سری لنکا ورلڈ کپ تنظیمی کمیٹی کا چیئرمین بنایا جا رہا ہے۔

○ پیپلز پارٹی ۲۳۔ نومبر سے رابطہ مہم چلائے گی۔

○ وزیر صحت پنجاب رانا اکرام ربانی نے کہا ہے کہ سمجھوتہ ایکسپریس دوبارہ چلانے کا فیصلہ عالمی ادارہ صحت کا "گرین" سنگل ملنے کے بعد کیا جائے گا۔

○ امریکہ پاکستانی قالینوں کی در آمد کا فیصلہ جنوری میں کرے گا۔

○ کراچی ایئرپورٹ پر خاتون مسافر سے ۴۲ کلو سونا بر آمد کیا گیا ہے۔

○ سو سے زائد امریکی لڑاکا طیاروں نے کویت کے شمال اور عراق کے جنوب میں واقع صحرا میں جنگی مشقوں میں حصہ لیا۔ فرضی ٹینکوں کی تباہی کے لئے ٹنوں وزنی بم پھینکے گئے۔ کویتی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ یہ جنگی مشقیں عراق کے لئے پیغام ہیں۔

○ روس کے صدر بورس یلسن نے نائب وزیر دفاع کو برطرف کر دیا ہے۔ ان پر بدعنوانی کے الزامات ہیں۔

○ روس کے وزیر اعظم چرنومیرڈین نے پولینڈ کا دورہ منسوخ کر دیا۔ دورہ کی منسوخی کی وجہ پولینڈ میں روسی باشندوں پر تشدد کا واقعہ بتائی گئی ہے۔

○ عمان میں ہزاروں اردنی طلبہ نے اسرائیل اردن معاہدے کی حمایت میں مظاہرہ کیا اور نعرے لگائے۔

○ امریکی وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ عرب اسرائیل تنازعہ جلد ختم ہو جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ کاسا بلانکا اقتصادی سربراہ اجلاس کے موقع پر عرب اور اسرائیل کے کاروباری افراد تجارتی معاہدے کر رہے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر سے متعلق اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا رابطہ گروپ جنرل اسمبلی میں کشمیر کے متعلق قرارداد پیش کرے گا۔

○ پاکستان نے مسئلہ کشمیر جنرل اسمبلی میں اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ جنرل اسمبلی کی سماجی ترقی کی کمیٹی میں پاکستان کی نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا اقوام متحدہ عالمی سطح پر سماجی و اقتصادی ترقی کو یقینی بنائے اور خانہ جنگی، نسلی فسادات اور مسلح تصادموں کی روک تھام کے لئے کوششیں تیز کی جائیں۔

○ الجزائر میں یوم شہداء کی تقریب میں بم دھماکے سے ۶۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ جن میں ۵ بچے شامل ہیں۔

○ الجزائر کے حزب اختلاف کے لیڈر نے اگلے سال صدارتی انتخابات کروانے سے متعلق کہا ہے کہ تشدد آمیز ماحول میں انتخابات کا انعقاد ناممکن ہے۔ اسلامک سالویشن فرنٹ نے بھی انتخابات پر نکتہ چینی کی ہے۔

سونے کے زیورات جدید ڈیزائنوں میں آرڈر پر
تیار کئے جاتے ہیں
بانو بازار اقصیٰ روڈ
روبی جیولرز ربوہ
زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں ہوگی۔ پروپرائیٹر
مظفر احمد

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21۔ ہال روڈ
لاہور
فون: 7226508 355422
7235175

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم
کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے
کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
10۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون: گھر: 431 دفتر: 521
212320